S_2006_10_277_282)

سپریم کورٹ رپورٹس(2006) SUPP. 10 ایس سی آر

بھوپندر سنگھ بھاٹیا

بنام

ریاست ایم۔ پی۔ اور دیگران

6 دسمبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

قانون معاہدہ، 1872 / سامان کی فروخت ایکٹ، 1930

غیر ملکی شراب کی خرید و فروخت۔ قیمت کا تعین اور ادائیگی۔ فیصلہ: بیچنے والے اور خریدار دونوں کو فروخت کے وقت یا اس سے پہلے فروخت/خریداری کی قیمت کا علم ہونا چاہیے۔ کسی چیز کی فروخت میں اگر بیچنے والا فروخت کے بعد خریداری کی قیمت طے کرنے/مطلع کرنے پر رضامند ہو جاتا ہے، تو خریدار کے لیے قیمت کم کرنے کا راستہ ہوگا لیکن قیمت میں کمی نہ ہونے کے برابر اور اس کے برعکس۔ ریاستی حکومت/خریداری کمیٹی مقررہ قیمت سے کم قیمت مقرر کرے گی۔ اس سے پہلے ایک عارضی خریداری معاہدے کے تحت ادائیگی۔ فروخت کنندہ سے مختلف رقم کا مطالبہ۔ ریاستی حکومت کی طرف سے اس طرح کی کارروائی من مانی اور غیر معقول ہے۔ لہذا، ریاستی خریداری کمیٹی کے ذریعہ پہلے طے کردہ نرخ پورے مالی سال 1996-1997 پر لاگو ہوں گے۔ ہدایات جاری کی گئیں۔ آئین ہند، 1950۔ آرٹیکل 14۔

ریاست مدھیہ پردیش کی جانب سے متعارف کرائی گئی نئی ایکسائز پالیسی کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ آدیواسی ذیلی منصوبہ کے علاقے میں غیر ملکی شراب کی فروخت خصوصی طور پر ریاستی حکومت کے ذریعہ خوردہ دکانوں کے ذریعہ کی جائے گی۔ اس سلسلے میں غیر ملکی شراب کی خریداری کے لئے ایک پرچیز کمیٹی تشکیل دی گئی

تھی۔ پرچیز کمیٹی کو غیر ملکی شراب کی خریداری کی قیمت کے بارے میں کم سے کم کوٹیشن کی بنیاد پر فیصلہ کرنا تھا، اور چونکہ اس میں وقت لگ سکتا تھا، اس لیے اسٹاپ گیپ کا انتظام کیا گیا اور کلکٹر کی سربراہی میں ضلعی سطح پر خریداری کمیٹیاں تشکیل دی گئیں تاکہ عارضی انتظامات کے طور پر پورے فروخت کنندگان سے غیر ملکی شراب خریدی جا سکے جب تک کہ ریاستی سطح کی کمیٹی کے ذریعہ قیمت کا حتمی فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ اس انتظام کو اس وقت تک جاری رکھنے کی منظوری دی گئی تھی جب تک کہ ریاستی سطح کی کمیٹی کے ذریعہ معاملے کا فیصلہ نہیں کیا جاتا تھا۔ سرکاری شراب کی دکانوں کو غیر ملکی شراب کی فراہمی کے لئے درخواست گزار سپلائر کے اقتباسات کو خریداری کمیٹی نے قبول کیا اور درخواست گزار کو منظور شدہ نرخوں پر غیر ملکی شراب کی فراہمی کے لئے ادائیگی کی گئی۔ تاہم، آخر کار دسمبر 1996 میں ریاستی سطح کی کمیٹی نے قیمتوں کا فیصلہ کیا اور اپیل کنندہ کو غیر ملکی شراب کی فراہمی کے لئے ادا کی گئی اضافی رقم اس سے وصول کرنے کی مانگ کی گئی۔ ناراض ہو کر بیچنے والے نے عدالت عالیہ میں عرضی دائر کی جسے عدالت عالیہ نے خارج کر دیا۔ لہٰذا موجودہ اپیل۔

درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ اپریل مئی 1996 میں خریداری کمیٹی کی جانب سے طے کردہ قیمت 1996-97 کے پورے مالی سال پر لاگو ہوتی ہے اور اسے مالی سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور اسے 1.4.1996 سے نافذ العمل نہیں بنایا جا سکتا۔ اور یہ کہ مذکورہ تبدیلی کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے اور پورے خطے کے لئے اب طے کردہ مشترکہ شرح مناسب نہیں ہے، کیونکہ نقل و حمل کے اخراجات مختلف علاقوں میں مختلف ہوں گے۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت:

منعقد: جب کسی چیز کی فروخت کی جاتی ہے تو فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کو فروخت کے وقت یا اس سے پہلے فروخت/خریداری کی قیمت معلوم کرنی ہوتی ہے۔ فروخت کے بعد طے کی جانے والی فروخت/خریداری کی قیمت دنیا میں نامعلوم ہے۔ اگر آج کسی شے کی فروخت کی جاتی ہے اور اگر خریدار بیچنے والے کو مطلع کرتا ہے کہ وہ بعد میں خریداری کی قیمت کو مطلع کرے گا، تو یہ ہمیشہ خریدار کے لئے کھلا ہو سکتا ہے کہ وہ بعد میں خریداری کی قیمت کو معمولی رقم تک کم کرے۔ اسی طرح اگر فروخت کنندہ کے آپشن پر فروخت کے بعد فروخت کی قیمت مقرر کی جا سکتی ہے تو فروخت کنندہ اس کے اختیار پر اس میں اضافہ کر سکتا ہے، اور فروخت کنندہ بعد

میں فروخت کی قیمت کا مطالبہ کرتے ہوئے اسے بہت زیادہ رقم تک بڑھا سکتا ہے۔ اس طرح کے نقطہ نظر پر کسی بھی سمجھدار شخص یا کسی بھی تخیل کے ذریعہ واضح طور پر غور نہیں کیا جاتا ہے۔ درحقیقت ریاستی حکومت کی جانب سے اس طرح کی کارروائی کو من مانی اور غیر معقول سمجھا جانا چاہیے، اور یہ مینکا گاندھی بنام یونین آف انڈیا اور دیگر میں اچھی طرح طے شدہ ہے۔ یہ کہ کوئی بھی ریاستی اقدام جو من مانی اور غیر معقول ہے وہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا خریداری کمیٹی کی جانب سے اپریل/مئی 1996 میں طے کردہ نرخ پورے مالی سال 1996-1997 کے لیے لاگو ہوتے ہیں۔

(281-ایف-جی-ایچ؛282-اے-بی)

مینکا گاندھی بنام یونین آف انڈیا اور ایک اور اے آئی آر (1978) ایس سی 597 پر بھروسہ کیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 445 آف 2000۔

ایل پی اے 35/1999 میں جبل پور میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 20.4.1999 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پرکاش شریواستو۔

جواب دہندگان کی طرف سے سدھارتھ دوے اور وبھا دتہ مکھیجا۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس مارکنڈے کاٹجو نے یہ اپیل مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 20 اپریل 1999 کے ایل پی اے نمبر 35 میں 20 اپریل 1999 کے فیصلے کے خلاف دائر کی ہے۔

فریقین کے وکیل کو سنا اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

معاملے کے حقائق یہ ہیں کہ درخواست گزار نے ایڈیشنل کمشنر کے 27.12.1996 کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا، جس میں حکومت کی جانب سے غیر ملکی شراب فروخت کرنے والوں کو آدیواسی ذیلی منصوبہ کے علاقے میں اپنی خوردہ دکانوں کے ذریعے ایف ایل 10 لائسنس کے ذریعے شراب کی فروخت کے لئے ریاستی حکومت کو ادا کی جانے والی قیمتیں ایڈیشنل ایکسائز کمشنر، گوالیار کی صدارت میں 23.12.1996 کو منعقدہ اجلاس میں لئے گئے فیصلے کی بنیاد پر طے کی گئی تھیں۔ درخواست گزار نے ایڈیشنل کمشنر ایکسائز کے 12 فروری 1997 کے حکم کو بھی چیلنج کیا، جیسا کہ درخواست کے ساتھ دائر ضمیمہ صفحہ 8 میں درج ہے، جس میں ڈسٹرکٹ ایکسائز آفیسر کو ہدایت دی گئی ہے کہ کمیٹی کے ذریعہ طے کردہ نرخوں کو 1.4.1996 سے نافذ کیا جا رہا ہے اور کمیٹی کے فیصلے تک 1.4.1996 سے پورے فروخت کنندگان کو ادائیگی کی گئی قیمتوں کے درمیان رقم کا فرق وصول کیا جائے۔ پورے فروخت کنندگان سے ایڈجسٹ کیا گیا۔

درخواست گزار کی بنیادی دلیل یہ تھی کہ اپریل-مئی 1996 میں خریداری کمیٹی کے ذریعہ طے کردہ شرح 1996-97 کے پورے مالی سال کے لئے لاگو ہوتی ہے اور اسے مالی سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہے اور اسے 1.4.1996 سے نافذ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی زور دیا جاتا ہے کہ مذکورہ تبدیلی کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے اور اب پورے خطے کے لئے طے کردہ مشترکہ شرح مناسب نہیں ہے، کیونکہ مختلف علاقوں میں نقل و حمل کے چارجز مختلف ہوں گے۔

ریاست مدھیہ پردیش میں یکم جنوری 1996 سے ایک نئی ایکسائز پالیسی متعارف کرائی گئی تھی، جس کے تحت دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ شرط رکھی گئی تھی کہ آدیواسی ذیلی منصوبہ بندی کے علاقے میں خوردہ دکانوں کے ذریعے غیر ملکی شراب کی فروخت خصوصی طور پر ریاستی حکومت کرے گی جس کا مقصد آدیواسیوں کو نجی ٹھیکیداروں کے استحصال سے بچانا ہے، اور غیر ملکی شراب کی دکانوں کو نجی افراد کو نیلام کرنے کی سابقہ پالیسی کو قبائلی علاقوں میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ نئی پالیسی کے تحت، ریاست کو قبائلی اکثریتی علاقوں میں سرکاری خوردہ دکانوں سے غیر ملکی شراب فروخت کرنا تھی۔ اس لئے آدیواسی علاقوں میں اپنی خوردہ دکانوں کے ذریعے ریاستی حکومت کو فروخت کی جانے والی غیر ملکی شراب کی خریداری کے لئے ریاستی سطح کی خریداری کمیٹی تشکیل دی گئی۔ پرچیز کمیٹی کو سب سے کم کوٹیشن کی بنیاد پر غیر ملکی شراب کی خریداری کی قیمت کے بارے میں فیصلہ کرنا تھا۔ حالانکہ، چونکہ خریداری کمیٹی کی تشکیل اور ریاستی سطح پر ٹینڈر طلب کرنے میں وقت لگ سکتا تھا، اس لیے اسٹاپ

گیپ کا انتظام کیا گیا اور کلکٹر کی سر براہی میں ضلعی سطح پر خریداری کمیٹیاں تشکیل دی گئیں تا کہ عارضی انتظامات کے طور پر پورے فروخت کنندگان سے غیر ملکی شراب خریدی جاسکے۔اس انتظام کو وقتاً فوقتاً جاری رکھنے کی منظوری دی گئی تھی جب تک کہ اس معاملے کا فیصلہ ریاستی سطح کی کمیٹی کے ذریعہ نہیں کیا جاتا تھا۔

اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ سرکاری شراب کی دکانوں کو غیر ملکی شراب کی فراہمی کے لئے اپیل کنندہ کے کوٹے اور درخواست گزار کے ذریعہ بیان کردہ نرخوں کی تعمیل میں قبول کیا گیا تھا، جسے خریداری کمیٹی نے باقاعدہ طور پر منظور کیا تھا، اور درخواست گزار کو منظور شدہ نرخوں پر غیر ملکی شراب کی فراہمی کے لئے ادائیگی کی گئی تھی۔تاہم، آخر کار دسمبر 1996 میں ریاستی سطح کی کمیٹی نے قیمتوں کا فیصلہ کیا اور اپیل کنندہ کو غیر ملکی شراب کی فراہمی کے لئے ادا کی گئی اضافی رقم اس سے وصول کرنے کی مانگ کی گئی۔لہٰذا درخواست گزار نے عدالت عالیہ میں عرضی دائر کی۔

عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے کے پیراگراف 7 میں کہا کہ کلکٹر کے حکم کی تعمیل میں اپیل کنندہ سے شراب کی خریداری کے وقت یہ واضح طور پر ذکر کیا گیا تھا کہ یہ ایک عارضی انتظام ہے جب تک کہ باقاعدہ انتظام نہیں کیا جاتا ہے۔22.3.1996 کے خط میں (رٹ پٹیشن کا ضمیمہ صفحہ 2) کہا گیا تھا کہ چونکہ ریاستی سطح کی کمیٹی نے ابھی تک قیمتوں کا فیصلہ نہیں کیا ہے، لہٰذا غیر ملکی شراب کی خریداری کا عارضی انتظام اس وقت تک کیا جاسکتا ہے جب تک کہ ریاستی سطح کی کمیٹی قیمتوں کا فیصلہ نہیں کرتی ہے۔اس انتظام کو 15.5.1995 تک جاری رکھنے کی منظوری دی گئی تھی اور اس کے بعد بھی جب تک کہ ریاستی سطح کی کمیٹی نے آخر کار نرخوں کا فیصلہ نہیں کیا۔

ریاستی حکومت کا اپنے جوابی حلف نامہ میں موقف یہ تھا کہ غیر ملکی شراب کی خریداری کی قیمت طے کرنے میں ریاستی سطح کی کمیٹی کو کافی وقت لگا کیونکہ اسے ملک بھر کے مختلف کاروباریوں سے رابطہ کرنا تھا اور اس لئے اس دوران عارضی انتظام کرنا پڑا۔درخواست گزار کو کلکٹر نے 10.4.1996 کے خط کے ذریعہ واضح طور پر مطلع کیا تھا کہ اپیل کنندہ غیر ملکی شراب کی قیمتوں کے سلسلے میں ریاستی ایکسائز کمشنر کے ذریعہ جاری کردہ ہدایات کا پابند ہوگا۔انہیں ایک اور خط بھیجا گیا جس میں 20.9.1996 کے خط کے ذریعے اسی موقف کو دہرایا گیا۔

درخواست گزار نے اپریل 1996 سے دسمبر 1996 تک ضلعی سطح کی کمیٹی کے ذریعہ مقرر کردہ نرخوں پر شراب کی فراہمی بھی کی اور یہ شرح جو ضلعی سطح کی کمیٹی نے مقرر کی تھی وہ دسمبر 1996 میں ریاستی سطح کی کمیٹی کے ذریعہ طے کردہ شرح سے زیادہ تھی۔ ریاستی حکومت کے وکیل نے دلیل دی ہے کہ اپیل کنندہ کو واضح طور پر مطلع کیا گیا تھا کہ یہ عارضی شرح ریاستی سطح کی کمیٹی کے حتمی فیصلے سے مشروط ہے۔ جب ریاستی سطح کی کمیٹی نے شرح مقرر کی تو یہ 1.4.1996 سے نافذ العمل ہو گیا، یعنی اس تاریخ سے۔ لہذا اپیل کنندہ اور دیگر جنہوں نے ضلعی سطح کی کمیٹی کے عارضی انتظامات کے مطابق زیادہ قیمت پر شراب سپلائی کی تھی، انہیں ریاستی سطح کی کمیٹی اور ضلعی سطح کی کمیٹی کے ذریعہ طے کردہ نرخوں کے درمیان فرق واپس کرنا پڑا۔

عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن خارج کرتے ہوئے کہا:

بنچ نے کہا: اپیل گزار اچھی طرح جانتا تھا کہ اپیل گزار کی طرف سے دی گئی قیمتیں ایک عارضی انتظام ہے جب تک کہ ریاستی سطح کی کمیٹی سرکاری خوردہ دکانوں کو غیر ملکی شراب کی فراہمی کے نرخوں کا فیصلہ نہیں کرتی۔ چونکہ ریاستی سطح کی کمیٹی نے غیر ملکی شراب کی مختلف قیمتوں کا فیصلہ کیا ہے اور جس کے بارے میں مواصلات کے ذریعہ مطلع کیا گیا تھا (ضمیمہ صفحہ 5)، درخواست گزار کے ذریعہ فراہم کردہ نرخوں کا فرق ان نرخوں سے زیادہ تھا جسے ریاستی سطح کی کمیٹی نے قبول کیا ہے۔ لہذا، درخواست گزار کی طرف سے وصول کردہ شرحوں کے فرق کو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ریاستی حکومت کا یہ اقدام، ہماری رائے میں، غیر منصفانہ یا قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں لگتا ہے۔

احترام کے ساتھ، ہم عدالت عالیہ کے استدلال سے اتفاق نہیں کر سکتے ہیں۔

ہماری رائے میں، جب کسی بھی چیز کی فروخت کی جاتی ہے تو، بیچنے والے اور خریدار دونوں کو فروخت کے وقت یا اس سے پہلے فروخت/خریداری کی قیمت معلوم کرنی ہوتی ہے۔ فروخت کے بعد طے کی جانے والی فروخت/خریداری کی قیمت دنیا میں نامعلوم ہے۔ اگر آج کسی شے کی فروخت کی جاتی ہے اور اگر خریدار بیچنے والے کو مطلع کرتا ہے کہ وہ بعد میں خریداری کی قیمت کو مطلع کرے گا، تو یہ ہمیشہ خریدار کے لئے کھلا ہو سکتا ہے کہ وہ بعد میں خریداری کی قیمت کو معمولی رقم تک کم کرے۔ اسی طرح اگر فروخت کنندہ کے آپشن پر فروخت کے بعد

فروخت کی قیمت مقرر کی جاسکتی ہے تو فروخت کنندہ اس کے اختیار پر اس میں اضافہ کرسکتا ہے، اور فروخت کنندہ بعد میں فروخت کی قیمت کا مطالبہ کرتے ہوئے اسے بہت زیادہ رقم تک بڑھا سکتا ہے۔ اس طرح کے نقطہ نظر پر کسی بھی سمجھدار شخص یا کسی بھی تخیل کے ذریعہ واضح طور پر غور نہیں کیا جاتا ہے۔ درحقیقت ریاستی حکومت کی جانب سے اس طرح کی کارروائی کو من مانی اور غیر معقول سمجھا جانا چاہیے، اور یہ مینکا گاندھی بنام یونین آف انڈیا اور دیگر اے آئی آر (1978) ایس سی 597 میں اچھی طرح طے شدہ ہے میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی ریاستی اقدام جو من مانی اور غیر معقول ہے وہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، اس اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔ فاضل واحد جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کے متنازعہ فیصلے اور ایڈیشنل ایکسائز کمشنر کے 27 دسمبر 1996 اور ایکسائز کمشنر کے 12 اپریل 1997 کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ اپریل/مئی، 1996 میں خریداری کمیٹی کے ذریعہ طے کردہ نرخ پورے مالی سال 1996-1997 کے لئے لاگو ہوتے ہیں۔ تحریری عرضیوں میں استدعا کی منظوری دی جاتی ہے، بنا کسی لاگت کے۔

ایس کے ایس

اپیل کی منظوری ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document